قسط:2

ضروری قواعد برائے تعلیم القرآن

یوسف فاروقی

(10) جب بچوں کو حرکات، مد اور تشدید کی خوب شناخت ہو جائے تو اب پارہ سامنے رکھ کر سوال کرنا چاہئے کہ لفظ کیا ہے؟ ہجے کرو، روان پڑھو۔

اس طریقے پر قاعدہ پڑھایا جائے تو پانچ چھ مہینے میں ناظرہ قرآن ختم کرنا معمول کی بات ہے۔

تنبیہ:

(1) قاعدہ پڑھانے والے پر لازم ہے کہ بچوں کے مخارج حروف صحیح کر دے۔حتیٰ کہ بچہ استاد کے لب و لہجہ کی نقل کرنے لگے۔ہم آواز حروف: (ت، ط)، (ذ، ز، ظ، ض)، (س، ص، ث)، (ق، ک) کو الگ الگ صحیح ادا کرے تو یقیناً قاعدہ ختم ہونے سے پہلے بچے تمام حروف صحیح مخارج سے ادا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔(مخارج الحروف سہل انداز میں میری کتاب ''قواعد ضروریہ'' میں موجود ہیں۔)

(2) ناک میں پڑھنے سے احتراز کریں: بعض لوگ الف، واؤ اور یا ساکن کے ساتھ نون کی آواز بھی نکالتے ہیں مثلاً: ما، مو، می اور نا، نو، نی کو ماں، موں میں اور ناں، نوں نیں پڑھتے ہیں جو کہ بالکل غلط ہے۔

ناظرہ قرآن پڑھانے کا طریقہ:

(1) سب سے پہلے مدرس کو اپنا دل قرآن کریم کی عظمت و شوکت سے لبریز کرنا چاہئے۔ مدرس جتنا قرآن کا ادب کرے گا، بچے بھی اتنا ہی ادب کریں گے☆ بچوں کو تنبیہ کرنا چاہئے کہ سیپارے کی خوب حفاظت کریں اور پھٹے ہوئے اوراق کو بے پرواہی سے ادھر اُدھر نہ پھینکیں بلکہ خاص ڈبے میں رکھ دیں۔

(2) مدرس پر لازم ہے کہ بے وضو قرآن کو ہرگز ہاتھ نہ لگائے اور بچوں کو بھی وضو کرنے کی تاکید کرے۔قرآن کی طرف پیر لمبے کرنا اور پشت کرنا بھی بے ادبی ہے۔

(3) ناظرہ قرآن پڑھانے میں حرکات کا صحیح ہونا، مخارج کا درست ہونا، اظہار و اخفاء اور غنّہ وغیرہ کا ادا کرنا، روان

☆ اقرأ ماڈل سکولز والے مصحف شریف کو عام کتابوں کے ساتھ بستے میں رکھنے کی اجازت نہیں دیتے، بلکہ اسے سینے سے چمٹا کر لانے کی تاکید کرتے ہیں۔

کا عمدہ ہونا ضروری ہے۔ پارہ الٓمّٓ اور عمّ ہی کے اندر بچوں کو رواں اور ہجے میں تیز کر دینا چاہئے اور آموختہ کو سبق تک روزانہ پڑھ لینے کی تاکید کی جائے۔

(4) جماعت بندی کی صورت میں ناظرہ پڑھانے کا سہل طریقہ یہ ہے کہ اول ایک بچہ ایک آیت کو ہجے اور روان سے پڑھے، پھر دوسرا اور تیسرا اسی طرح پڑھے۔ پھر باقی بچوں میں سے ہر ایک اس آیت کو روان پڑھے۔ جب ایک بچہ پڑھتا ہو تو ساری جماعت سنتی رہے۔ اسی طرح ہر بچہ پڑھے اور باقی سنیں۔ اگر سبق زیادہ دینا ہو تو ایک ایک آیت سب سے پڑھوا کر دوسری اور تیسری آیت پڑھائیں۔

(5) جماعت بندی کی صورت میں آموختہ کی نگہداشت بہت آسان ہوتی ہے۔ دو دو بچوں کی جوڑی مقرر کر دی جائے کہ ایک دوسرے کا آموختہ سنے۔ استاد عمومی نگرانی کرتا رہے۔

(6) بچوں کو ہدایت کی جائے کہ ایک کلمے کے بیچ میں وقف کبھی نہ کریں۔ شروع میں اگر بچہ کمزور ہو اور ربٌ العَالمین کو ربّـل ،عالمین پڑھے تو چنداں مضائقہ نہیں۔ مگر مدرس کو خیال رکھنا چاہئے کہ یہ کمزوری پارہ اول ختم ہونے تک نکل جائے اور بچہ بخوبی روان پڑھنے لگے۔

(7) جب ایک پارہ ختم ہو جائے تو اب روزانہ سبق تک دہرائی نہ ہو سکے گی۔ اس لئے اس کی مقدار مقرر کر دیں کہ روزانہ سبق اتنے رکوع یا ربع یا نصف پڑھ لیا جائے۔ مقررہ حصے پر کچی پنسل سے نشانی لگائیں۔

(8) ہفتہ میں ایک دن جمعرات یا اور کوئی دن آموختہ اسباق کی دیکھ بھال کے لئے مقرر کیا جائے۔ اس دن آگے سبق نہ دیا جائے۔

(9) بچوں کو زور زور سے اور جھوم جھوم کر پڑھنے سے منع کیا جائے۔ اس حرکت کا سبق کے یاد ہونے میں کچھ بھی دخل نہیں۔ بس اتنی آواز سے پڑھنا چاہئے کہ پاس والا ساتھی یا استاد سن سکے۔ پڑھنے میں تھوڑی سی حرکت تو نشاطِ روحانی سے ہوسکتی ہے، مگر زیادہ ہلنے سے بچوں کو منع کر دیا جائے۔

(10) قرآن پڑھاتے وقت معلم کو رسم خط قرآنی سے واقف ہونا چاہئے، بعض کلمات کی تحریر عام لکھائی سے ذرا مختلف ہے۔ بہت سی جگہ ''الف'' لکھا ہوا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا اور بعض جگہ ''صاد'' لکھا ہوا ہے، اس کو ''سین'' پڑھا جاتا ہے۔ اس کا جاننا استاد کے بتلانے پر موقوف ہے۔

حفظ قرآن کے اصول وقواعد

(۱) بچے کا حافظہ کمزور ہو تو پانچ آیتوں سے زیادہ سبق نہ دیا جائے اور قوی ہو تو گیارہ آیات تک دے سکتے ہیں۔ حسب

استطاعت اس سے کم یا زیادہ بھی کر سکتے ہیں۔

(۲) بچے کو تاکید کی جائی کہ ہر آیت کو کم از کم گیارہ بار یاد کرے، پانچ بار دیکھ کر اور چھ بار بغیر دیکھے۔ پھر دوسری آیت کو گیارہ بار اسی طرح پڑھے۔ اس سے ان شاء اللہ ایک گھنٹہ میں سبق پختہ ہو جائے گا۔

(۳) جب تک ایک منزل پوری نہ ہو شروع سے سبق تک روزانہ آموختہ سنا جائے اور بہتر یہ ہے کہ ایک دفعہ استاد سنے اور ایک دفعہ شاگرد خود پڑھ لیا کرے۔ جب ایک منزل پوری ہو جائے تو سبق تک ایک سپارہ اور سنا جائے اور آموختہ کا بھی کم از کم ایک پارہ کر دیا جائے۔

(۴) جب سپارہ سناتے ہوئے طالب علم کو تشابہ لگنے لگے تو استاد صرف درستی کرنے پر اکتفا نہ کرے۔ بلکہ یہ پوچھے کہ آپ کو تشابہ کس سورت اور کس سپارہ سے لگا ہے؟ وہ سوچ کر بتلائے گا۔ اگر نہ بتلا سکے تو استاد خود بتلا دے کہ یہ آیت فلاں سورہ میں اس طرح ہے اور یہاں اس طرح۔ اگر متشابہات پر اس طرح روک ٹوک سے کام لیا گیا تو بچے کو متشابہاتِ قرآن یاد ہو جائیں گے اور آئندہ غلطی سے محفوظ رہیں گے۔

(۵) طالب علم کو تنبیہ کی جائے کہ قرآن نہ اتنا تیز پڑھے کہ حروف کٹنے پھٹنے لگیں اور نہ اتنا آہستہ پڑھے کہ استاد کو سمجھ نہ آئے۔ اگر بھول جائے تو پتہ نہ لگے۔ پڑھتے وقت وقف، وصل وغیرہ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

آخر میں متعلمین قرآن سے عرض ہے کہ قرآن کو دنیا کمانے کا ذریعہ نہ بنائیں اور استاد کی بے ادبی نہ کریں۔ اس سے گناہ آتا ہے اور تعلیم میں برکت نہیں ہوتی، علم کا کوئی فیض حاصل نہیں ہوتا۔ جب بچہ ناظرہ یا حفظ قرآن سے فارغ ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ قرآن کو سمجھنے کی کوشش کرے جس کے لئے دینی مدارس سے رجوع کرنا بہتر ہے۔

اچھے معلم و معلمہ کی خصوصیات

اچھے معلم کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

(1) طلبہ و طالبات کے ہمدرد ہوں۔

(2) اپنے فرائض دیانت داری سے ادا کرنے والے ہوں۔

معلم اعظم حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''میں تمہارے لیے ایسا ہوں جیسا باپ اپنی اولاد کے لئے ہوتا ہے۔''

امام غزالیؒ نے بتایا ہے کہ: معلم شفیق ہمدرد ہو، شاگردوں کو ہر طرح سے غلط راستوں اور برائیوں سے دور رکھے۔ جماعت میں کسی طالب علم کی تذلیل نہ کرے۔ کھانے پینے، رہائش اور اخلاق میں پاکیزگی اور سادگی اختیار کرے۔ بچوں کا شعور پختہ نہیں ہوتا، اس لئے وہ غلطیاں کرتے ہیں۔ ان غلطیوں کی اصلاح نہایت ہمدردانہ و مشفقانہ انداز میں کرنا چاہئے تاکہ مدرسے

کی چار دیواری میں بچہ اپنے آپ کو اجنبی محسوس نہ کرے۔

اگر کوئی ڈھیٹ قسم کا بچہ پھر بھی باز نہ آئے تو حسب برداشت تادیبی کارروائی کریں۔سزا دینے سے قبل اس بات کی تسلی کرنا ضروری ہے کہ معاملہ کیا ہے؟غلطی کیسی ہے ؟ بچے کو جسمانی سزا دینے میں نازک جگہے کا خیال رکھیں ، چہرہ پر مارنے سے پرہیز کریں۔ہاتھ اور پاؤں میں جہاں گوشت زیادہ ہو وہاں بچے کی طاقت کے مطابق چھڑی ماریں۔ بچے کو جماعت میں کھڑا کردیں، ایک پاؤں پر یا دونوں کان پکڑ کر اٹھنا بیٹھنا ،مرغا بنانا یا ڈنڈا نکالنا بھی صحت افزا قسم کی سزائیں ہیں۔یا اور کسی نفسیاتی طریقے سے سزا دینا چاہئے تا کہ بچے کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے۔حسب ضرورت اسے زبانی احساس بھی دلائیں کہ آئندہ اس طرح غلطی نہیں ہونا چاہئے ۔آپ کو یہ غلطی بار بار کرنے پر سزا ملی ہے، آئندہ اچھے بچے بن جائیں، آپ کو کوئی سزا نہیں دے گا۔ ہر بچہ نفسیاتی طور پر خواہش رکھتا ہے کہ ہر بڑا آدمی اس کے ساتھ پیار و محبت کا برتاؤ کرے۔ چنانچہ جب گھر یا مدرسے میں ان چیزوں سے محروم ہوتا ہے تو بھاگنے کی فکر کرتا ہے۔معلم کی ذراسی ہمدردی بچوں کے لئے سہارا بن جاتی ہے۔ بہت سے تعلیمی مسائل حل ہوسکتے ہیں اور بچوں کی ذاتی مشکلات بھی دور ہوسکتی ہیں۔مدرسین کو چاہئے کہ بچوں کو تاکید کرے کہ مکتب اور گھر میں آتے جاتے ہوئے سلام کریں۔ گھر، کتب اور کلاس کی صفائی کا بھی خاص خیال رکھیں۔دورانِ تعلیم شور وغل نہ مچائیں، شرارت نہ کریں، مدرس کو کڑی نگرانی کرنا چاہئے۔مکتب تو بچوں کی تربیت گاہ ہے، یہاں بچوں کے لیے ایسا ماحول ضروری ہے کہ انہیں آغاز ہی سے صحت وصفائی اور نظم وضبط میں اسلامی اطوار کی عادت ہو جائے۔

اساتذہ کرام اپنے شاگردوں کو ادب سکھانے اور نصیحت کرنے میں کوتاہی نہ کریں کیونکہ ادب علم کا زیور ہے خاص طور پر اپنے علم کے مطابق عمل کر کے سنت نبوی ﷺ کے پیروکار بن جائیں۔

✿✿✿✿✿

چھوٹے بھائی عابد منیر کے نام

جو 12-2-08 بروز منگل 22 سال کی عمر میں ایک حادثے میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔

جگر کے خون سے رخِ بے کساں نکھار گیا — عجب شان سے وہ زندگی گزار گیا
نہ مٹ سکے گا اس کا نقش کبھی ذہنوں سے — وہ اپنی زیست کو آزادیوں پہ وار گیا
تمام عمر دعائیں لے گی یاد اس کی — کچھ اس طرح سے ہمیں کر کے بے قرار گیا

(ابوشداخ غوری۔قباء اسلامک اکیڈمی سرگودھا)